ہم کیوں یسوع کے نام میں بپتسمہ لیتے ہیں

Why We Baptize in Jesus Name

پانی کے بپتسمہ کا موضوع ایک مُدت سے بہت گھمبیر مسئلہ چلا آرہا ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ اِسے ماضی اور حال کی بہت سی کلیسیاؤں کے رہنماؤں نے بنایا ہے۔ ہمارے اِس کے مُطالعہ میں، آئیں پہلے اِس کی اہمیت یا بپتسمہ پانے کی ضرورت پر غور کریں۔

پانی کے بپتسمہ کی اہمیت:

مسیحی پانی کا بپتسمہ ایک اصُول ہے جو یسوع مسیح نے قائم کیا ہے۔ اگر یہ خُدا کے منصوبہ میں ضروری نہ ہوتا تو کیونکر یسوع متی 28:19 میں اِس کا حُکم دیتا؟ اور کیونکر پطرس یہ کہتے ہوئے اِس کی تقلید کرتا، ''پس تُم بپتسمہ لو''، اور غیر قوموں کو حُکم دیتے ہوئے کہ بپتسمہ لیں (اعمال 2:38;10:48)؟ ہمیں پانی کے بپتسمہ کے بارے میں دو نُکات یاد رکھنے چاہیئے۔ پہلے، کہ جو کُچھ بھی مسیح نے آخر کار وضع کیا اور قائم کیا غیر ضروری نہیں ہوسکتا، چاہے ہم اِس کی اہمیت کو سمجھ پائیں یا نہیں۔ دُوسرے، مسیح اور اُس کے شاگردوں نے اِس اصُول کو اپنانے سے اِس کی اہمیت اُجاگر کی۔ یسوع کئی میل پیدل چل کر بپتسمہ پانے کے لئے گیا حالانکہ وہ گُناہ سے پاک تھا، یہ کہتے ہوئے کہ ''ہمیں اِسی طرح ساری راستبازی پُوری کرنا مُناسب ہے''۔

یہ سچ ہے کہ پانی میں از خُود بچانے کی کوئی خُوبی نہیں ہوتی، لیکن خُدا نے اِسے اپنے نجات کے منصوبے میں شامل کرنا چُنا۔ پطرس وضاحت کرتا ہے، ''یعنی بپتسمہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلہ سے اب تُمہیں بچاتا ہے اُس سے جسم کی نجاست دُور کرنا مُراد نہیں بلکہ خالص نیت سے خُدا کا طالب ہونا مُراد ہے'' (پہلا پطرس 3:21)۔ لوقا 7:30 کے مُطابق، ''مگر فریسیوں اور شرع کے عالموں نے اُس سے بپتسمہ نہ لے کر خُدا کے ارادہ کو اپنی نسبت باطل کر دیا''۔

بپتسمہ کا طریقہ:

کلام مُقدس کے مطابق، بپتسمہ کا مُناسب طریقہ کار پانی میں غوطہ لینا ہے۔ ''اور یسوع بپتسمہ لیکر فی الفور پانی کے پاس سے اُوپر گیا'' (متی 3:16)۔ ''اور فلپُس اور خوجہ دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اُس نے اُس کو بپتسمہ دیا'' (اعمال 8:38)۔ ''پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہُوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جلایا گیا اُسی طرح ہم

بھی نئی زندگی میں چلیں‘‘(رومیوں 6:4)۔لاش کومحض زمین پر رکھنے سے اوراُس پرتھوڑی مٹی ڈالنے سے دفن نہیں کیا جاتا بلکہ اُسے پُوری طرح ڈھک دیا جاتا ہے۔

عالمی انسائیکلو پیڈیا کی کتاب کے مُطابق ’’پہلے پہل، تمام لوگ پانی میں اُترنے سے بپتسمہ لیتے تھے‘‘(والیم 1،صفحہ 651)۔اور کیتھولک انسائیکلو پیڈیا بیان کرتی ہے کہ ’’ابتدائی صدیوں میں سب لوگ ندیوں، جھیلوں اور بپتسمہ پانے کی مُقامات پر پانی میں اُترنے سے بپتسمہ لیتے تھے‘‘(والیم 2،صفحہ 263)۔کیتھولک کلیسیا نے جب نوزائیدوں کے بپتسمہ کی شروعات کی تو پانی میں اُترنے کا بپتسمہ کا طریقہ موزوں نہ رہا، پس طریقہ کار پانی چھڑکنے میں بدل دیا گیا۔(دیکھیئے انسائیکلو پیڈیا بریٹینکا، گیارھواں ایڈیشن، والیم 3،صفحات 66-365)۔

توبہ ہمیں مسیح کی موت سے شناخت دیتی ہے، اور بپتسمہ ہمیں اُس کے دفن کئے جانے سے شناخت دیتا ہے۔بپتسمہ کے پانی کی قبر میں سے باہر آنا اور رُوح القدس میں نئی زندگی پانا ہماری اُس کے جی اُٹھنے سے شناخت دیتی ہے۔

بپتسمہ کے لئے کُلیہ:

یسوع نے اپنی شاگردوں کو حُکم دیا کہ ’’پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو‘‘(متی 28:19)۔اُس نے اُنہیں یہ الفاظ کُلیہ کے طور استعمال کرنے کا حُکم نہیں دیا، لیکن اُس نے اُنہیں ’’نام‘‘ میں بپتسمہ دینے کا حُکم دیا۔لفظ نام واحد کے طور پر یہاں استعمال ہوا ہے، اور یہ بپتسمہ کے حُکم کا تاکیدی نُکتہ ہے۔القابات باپ، بیٹا اور روح اُلقدس خُدا کے انسانوں کے ساتھ تعلق کو بیان کرتے ہیں اور افضل، بچانے والا نام یہاں نہیں ہے، جو کہ یسوع ہے۔’’اور کسی دُوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دُوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں‘‘۔

یسوع وہ نام ہے جس میں باپ، بیٹے اور روح القدس کے کردار ظاہر ہوتے ہیں۔خُداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دیکر حُکم دیا، ’’اُس کے بیٹا ہوگا اور تُو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دے گا‘‘(متی 1:21)۔یسوع نے کہا ’’میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں‘‘ اور ’’لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا‘‘(یوحنا 5:43;14:26) پس یسوع کے نام میں بپتسمہ پانے سے ہم خُدا کے سر کو عزت بخشتے ہیں۔’’کیونکہ الوہیت کی ساری معموری اُسی میں مُجسم ہو کر سکونت کرتی ہے‘‘(کُلسیوں 2:9)۔

لوقا 24:45-47 اندراج دیتا ہے کہ اُس کے آسمان پر اُٹھائے جانے سے قبل، یسوع نے شاگردوں کا ذہن کھولا۔یہ ضروری تھا کہ اُن کا

ذہن کھولا جائے اور آج بھی بہت سے اِسی عمل کی ضرورت رکھتے ہیں تا کہ اُس کے کلام کو سمجھ سکیں۔ پھر یسوع نے اُن سے کہا، ''یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائے گا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا''۔ شاگردوں کا ذہن کُھل گیا تا کہ وہ مسیح کی موت، دفن کئے جانے اور جی اُٹھنے کی وسیع اہمیت کو سمجھ سکیں۔ آیت 47 بڑی ذمہ داری کو بیان کرتی ہے جو یسوع نے تب اُن کو دی: ''اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گُناہوں کی مُعافی کی مُنادی اُس کے نام سے کی جائے گی''۔

پطرس اُن میں سے ایک تھا جن سے یسوع نے باتیں کی تھیں اور اُن کو ذہن کو کھولا تھا۔ اِن ہدایات کو سُننے کے بعد چند دنوں کے بعد وہ روح القدس سے معمور ہوا تا کہ پینتیکوست کے دن مُنادی کر سکے۔ سُننے والوں کے دلوں پر چوٹ لگی اور وہ پشیمان ہوتے ہوئے پطرس اور باقی رسولوں سے کہنے لگے، ''اے بھائیو! ہم کیا کریں؟'' (اعمال 2:37)۔ پطرس بالکل بھی نہ ہچکچایا اور اُس نے دلیری سے کہا ''توبہ کرو اور تُم میں سے ہر ایک اپنے گُناہوں کی مُعافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے تو تُم روح القدس انعام میں پاؤ گے'' (اعمال 2:38)۔ ''پس جن لوگوں نے اُس کا کلام قبول کیا اُنہوں نے بپتسمہ لیا اور اُسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب اُن میں مل گئے'' (اعمال 2:41)۔

کُچھ کہتے ہیں کہ پطرس نے اُنہیں یسوع کے نام میں بپتسمہ لینے کو کہا کیونکہ وہ یہودی تھے اور بپتسمہ اُنہیں یسوع مسیح کی قبولیت میں لاتا تھا۔ لیکن آئیں پطرس کے ساتھ کئی برسوں بعد کُرنیلیس کے گھرانے کو چلیں۔ کُرنیلیس اور اُس کا گھرانہ غیر یہودی تھا، تاہم وہاں پھر پطرس نے اُنہیں ''حکم دیا کہ اُنہیں یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا جائے'' (اعمال 10:48)۔ (بہت سے تراجم اکثر ''یسوع مسیح کے نام میں'' کہتے ہیں)۔ اگر پطرس پینتیکوست کے دن غلط تھا تو اُس کے پاس یقیناً کافی وقت تھا کہ اُس کی کُرنیلیس کے گھرانے جانے سے قبل اصلاح کی جاتی۔

کیا پطرس پینتیکوست کے دن غلط تھا؟ جب سُننے والے کے دلوں پر چوٹ لگی اور اُنہوں نے پطرس اور دُوسرے شاگردوں سے کہا (اعمال 2:37)۔ اِن میں متی شامل تھا جس نے متی 28:19 لکھا۔ اِس کے علاوہ جب پطرس نے مُنادی کی تو وہ اُن کے گیارہ کے ساتھ کھڑا تھا (اعمال 2:14)۔ متی وہاں تھا، لیکن ہم اُس کی طرف سے اصلاح کے کوئی الفاظ نہیں سُنتے۔ وہ یقیناً بول اُٹھا ہوتا اگر پطرس نے خُداوند کی نافرمانی کی ہوتی۔ لیکن سب شاگردوں نے سمجھا اور خُداوند کی ذمہ داری کو نبھایا۔ جیسے یسوع نے دُعا میں کہا، ''میں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا میں سے مُجھے دیا'' (یوحنا 17:6)۔

سامری جو یہودی نہ تھے، اُنہوں نے بھی یسوع کے نام میں بپتسمہ لیا۔ پھر فلپُس سامریہ کے شہر کو گیا اور اُن میں مسیح کی مُنادی کی۔ ''لیکن جب اُنہوں نے فلپُس کا یقین کیا جو خُدا کی بادشاہی اور یسوع مسیح کے نام کی خُوشخبری دیتا تو سب لوگ خواہ مرد خواہ عورت بپتسمہ لینے

لگے۔۔۔اُنہوں نے صرف خُداوند یسوع کے نام پر بپتِسمہ لیا تھا'' (اعمال 8:5,12,16)۔

آئیں دیکھیں کہ پولوس جو غیر قوموں کے لئے رسول تھا کیسے بپتسمہ دیتا تھا۔ وہ پینتیکوست کے کئی برسوں بعد افسس گیا اور وہاں یوحنا اصطباغی کے چند شاگردوں کو دیکھتا ہے۔ اُس نے ''اُن سے کہا کیا تُم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس پایا اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوح اُلقدس نازل ہوا ہے۔ اُس نے کہا پس تُم نے کِس کا بپتِسمہ لیا؟ اُنہوں نے کہا، یوحنا کا بپتِسمہ۔ پولوس نے کہا یوحنا نے لوگوں کو یہ کہہ کر توبہ کا بپتِسمہ دیا کہ جو میرے پیچھے آنے والا ہے اُس پر یعنی یسوع پر ایمان لانا۔ اُنہوں نے یہ سُن کر خُداوند یسوع کے نام پر بپتِسمہ لیا'' (اعمال 19:2-5)۔
حالانکہ وہ شاگرد پہلے بھی بپتِسمہ پا چُکے تھے لیکن یسوع کا نام اتنا اہم تھا جس نے اُنہیں مجبُور کیا کہ وہ پھر اُس کے نام میں بپتِسمہ لیں۔

ہم یقین نہیں رکھتے کہ پولوس نے بپتِسمہ کا طریقہ یا کُلیہ تبدیل کیا ہو گا جب اُس نے لدیہ اور اُس کے گھرانے کو بپتِسمہ دیا (اعمال 16:14-15) یا فلپّی کے داروغہ کو۔ جو بعد میں پولوس اور سیلاس کے آگے کانپتا ہوا گرا، یہ کہتے ہوئے کہ ''اے صاحبو! میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟ اور اُس نے رات کو اُسی گھڑی اُنہیں لے جا کر اُن کے زخم دھوئے اور اُسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت بپتِسمہ لیا'' (اعمال 16:30-33)۔ ہم کیسے گُمان کر سکتے ہیں کہ پولوس نے اُنہیں وہی طریقہ یا کُلیہ استعمال کرتے ہوئے بپتِسمہ دیا ہو گا جیسے وہ دوسروں کو دیتا تھا یعنی خُداوند یسوع مسیح کے نام پر پانی میں اُترنے کا؟

پولوس شاگردوں کے ساتھ نہ تھا جب یسوع نے اُنہیں متی 28:19 اور لوقا 24:47 میں آخری ہدایات دی تھیں۔ وہ کیسے جان پاتا کہ کیا کرنا ہے؟ وہ کہتا تھا کہ اُس کی خوشخبری آدمیوں کی روایت نہ ہے بلکہ خُدا کا مُکاشفہ ہے۔ ''اے بھائیو! میں تُمہیں جتائے دیتا ہوں کہ جو خُوشخبری میں نے سُنائی وہ انسان کی سی نہیں۔ کیونکہ وہ مُجھے انسان کی طرف سے نہیں پہنچی اور نہ ہی مُجھے سکھائی گئی بلکہ یسوع مسیح کی طرف سے مُجھے اُس کا مُکاشفہ ہوا'' (گلتیوں 1:11-12)۔ پولوس کو چُنا گیا تا کہ وہ یسوع کا نام غیر قوموں تک پہنچائے اور اُس نے الٰہی ہدایت سے کلیسیا کو بہت سے خطوط لکھے۔ اِس رسول سے خُدا نے کلیسیا کا بھید آشکار کیا، ''جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اِس طرح معلوم نہ ہوا تھا جس طرح اُس کے مُقدس رسولوں اور نبیوں پر رُوح میں اب ظاہر ہو گیا ہے'' (افسیوں 3:5)۔ پولوس دعویٰ کرتا تھا کہ وہ الٰہی اختیار رکھتا تھا: ''اگر کوئی اپنے آپ کو نبی یا رُوحانی سمجھے تو یہ جان لے کہ جو باتیں میں تُمہیں لکھتا ہوں وہ خُداوند کے حُکم ہیں'' (پہلا کرنتھیوں 14:37)۔ اور پولوس لکھتا ہے کہ ''اور کلام یا کام جو کُچھ کرتے ہو وہ سب خُداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُسی کے وسیلہ سے خُدا باپ کا شُکر بجالاؤ'' (کُلسیوں 3:17)۔ پانی کا بپتِسمہ دونوں کلام یا کام سے کیا جاتا ہے۔ ہم کلیسیا کے لئے اِس حُکم کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔
کلیسیا ''اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خُود مسیح یسوع ہے تعمیر کئے گئے ہو'' (افسیوں 2:20)۔ رسولوں نے نہ

صرف یسوع کے نام پر بپتسمہ کی مُنادی کی بلکہ اِس پر عمل بھی کیا۔ کبھی بھی ہم نہیں دیکھتے کہ اُنہوں نے ''باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر'' کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے بپتسمہ دیا ہوگا۔ اِس کے بجائے ہم اُنہیں خُداوند یسوع مسیح کے نام میں بپتسمہ دیتے پاتے ہیں۔ یسوع کے نام پر بپتسمہ دینے سے اُنہیں نے متی 28:19 میں خُداوند کے حُکم کی تعمیل کی۔ پولوس نے کہا ''لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی اُس خُوشخبری کے سوا جو ہم نے تُمہیں سُنائی کوئی اور خُوشخبری تُمہیں سُنائے تو ملعون ہو'' (گلتیوں 1:8) اِسے ہم سب کیلئے تنبیہہ سمجھیں۔

کُچھ کہتے ہیں کہ وہ متی 28:19 میں یسوع کے کلام کو قبول کریں گے لیکن اعمال 2:38 کے پطرس کے نہیں۔ لیکن پطرس نے پینتیکوست کے دن روح القدس کی ہدایت سے باتیں کی تھیں۔ پطرس شاگردوں میں سے ایک تھا اور اُسے بادشاہی کی کُنجیاں دی گئی تھیں پس ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اُس کے الفاظ کو کمتر جانیں۔

مرقس 7:8 میں یسوع نے کہا ''تُم خُدا کے حُکم کو ترک کر کے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو'' تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ایسا بہت برسوں بعد ہوا کہ شاگردوں نے کُلیہ یا طریقہ تبدیل کرتے ہوئے یسوع کے نام پر بپتسمہ کا آغاز کیا (دیکھیئے ہسٹنگ کی بائبل کی لُغت، والیم 1، صفحہ 241)۔ آپ کے نزدیک زیادہ اہمیت کا حامل کیا ہے، خُداوند کا حُکم یا آدمیوں کی روایت؟ مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں:

http://www.sayadi-al-nas.ae